بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

جس نے متواتر تین جمعہ جان بوجھ کر چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے، اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے

اگر ایمان حقیقی ہو تو کبھی انسان دنیاوی فائدے کی خاطر اپنے جمعوں کو قربان نہ کرے

رمضان میں قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ اور اہتمام اس طرف بھی توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ اب ہم نے روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کے کچھ نہ کچھ حصہ کی تلاوت کرنی ہے

رمضان کے بعد بھی ہم اپنی عبادتوں کے معیار قائم رکھنے والے ہوں تا کہ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے فیض سے فیض پاتے رہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 23؍جون 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رمضان کا مبارک مہینہ آیا اور تیزی سے گزر بھی گیا۔ باوجود لمبے دنوں اور پھر گرمی بھی زیادہ ہونے کے جو لوگ مجھے ملے وہ یہی کہتے ہیں کہ اس دفعہ روزوں کا زیادہ احساس نہیں ہوا لیکن صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ ہم کہیں کہ روزے اس دفعہ غیر معمولی طور پر آسانی سے گذر گئے بلکہ ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے ان بابرکت ایام میں کیا حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ جو رمضان کے مہینہ میں ساتویں آسمان سے نچلے آسمان پے آجاتا ہے اپنے بندوں کے قریب ہو کر ان کی دعائیں سنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو ان دنوں میں روزہ رکھنے والوں کی خود جزا بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو ان دنوں میں شیطان کو جکڑ دیتا ہے ہم نے اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور اس کی رحمتوں سے فیض اٹھانے کے لئے کیا کیا۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے اور اس کی تعلیم کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے، گذشتہ کوتاہیوں کو چھوڑنے کے لئے کیا عہد کئے ہیں اور کس حد تک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کی ہیں۔ اگر ہم نے نمازوں میں باقاعدگی صرف رمضان کی وجہ سے اختیار کی ہے اور بعد میں ہم نے پھر سست ہو جانا ہے تو یہ تو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے جمعوں میں باقاعدگی صرف رمضان کے مہینے تک ہی رکھنی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے قرآن کریم کی تلاوت کو صرف رمضان کے لئے ہی ضروری سمجھا ہے اور بعد میں اس کی طرف توجہ نہیں دینی تو یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلنا نہیں ہے اگر ہم نے درود اور ذکر کو صرف رمضان تک ہی محدود رکھنا ہے تو صرف یہ بات تو اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں چاہتا۔ اگر ہم نے اپنے اخلاق اور دوسری نیکی کی باتوں کو صرف رمضان تک ہی مجبوری سمجھ کر کرنا ہے تو یہ تو اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں چاہتا۔ رمضان تو آتا ہے ایک ٹریننگ کیمپ کے طور پر۔ رمضان تو اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرض کیا ہے کہ جن نیکیوں کو تم بجالا رہے ہو اس میں مزید ترقی کرو اور ہر آنے والا رمضان جب ختم ہو تو ہمیں عبادات اور نیکیوں کی نئی منزلوں اور بلندیوں پر پہنچانے والا ہو اور پھر ہم عبادتوں اور نیکیوں کے نئے اور بلند معیار قائم کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہم سے مستقل مزاجی کے ساتھ ان نیکیوں پر چلنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ کا حکم دیا ہے کہ نمازیں قائم کرو نمازوں کو وقت پر سنوار کر ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی یعنی تمام نمازوں اور خصوصاً درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو یہ حکم دیا ہے۔ اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ پانچ نمازیں فرض ہیں اس لئے پانچوں نمازوں کی حفاظت کا حکم ہے اور خاص طور پر درمیانی نماز کی طرف توجہ دلائی ہے۔ صلوۃ الوسطی کا مطلب ہے درمیانی یا اہم نماز یعنی نماز کا ایسا وقت جب نماز کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ ہر نماز ہی اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دی ہے اور اہم ہے پھر صلوۃ الوسطی کو کیوں اہمیت دی ہے۔ اس لئے کہ بعض نمازوں کے اوقات میں انسان ذاتی یا دنیاوی خواہشات کو ترجیح دے رہا ہوتا ہے کسی کے لئے فجر کی نماز ادا کرنا مشکل ہے اس وقت اٹھ کر فجر پڑھنا اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب کرتا ہے وہ اہم نماز بن جاتی ہے۔ کسی کو اپنے کام اور کاروبار کی وجہ سے ظہر یا عصر کی نماز پڑھنا مشکل لگتا ہے اس کے لئے اس نماز کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ گویا کہ جہاں مجاہدہ کر کے کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف انسان آئے اللہ تعالیٰ اس کوشش کو بھی قدر کرتے ہوئے نوازتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نماز کے بارے میں کئی جگہ مختلف حوالوں سے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ صرف رمضان تک ہی محدود نہیں کیا بلکہ آنحضر3 صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں، جمعوں اور رمضان کے حوالے سے ایک ایسا ارشاد فرمایا ہے جو ایک مؤمن کو اور ایک ایسے شخص کو جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتا ہو ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے جب تک کہ وہ بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔ پس یہاں کھول کر بیان فرمادیا کہ پانچ نمازیں کفارہ بنتی ہیں اس وقت جب انسان اپنی پوری کوشش کر کے پانچ نمازیں اپنے وقت پر ادا کرے اور ہر نماز کے درمیان کا جو وقفہ ہے اس میں گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہے۔ اگر چھوٹی موٹی کمزوریاں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمادے گا بشرطیکہ نماز، وقت پر، اس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کی جائے۔ پھر اسی طرح ہر جمعہ کی اہمیت بھی واضح کردی کہ جس طرح پانچ نمازیں فرض ہیں اسی طرح جمعہ بھی فرض ہے اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک سرزد ہونے والی چھوٹی غلطیاں اور کمزوریاں اور چھوٹے گناہ بھی اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے۔ اس کا کوئی یہ مطلب بھی نہ لے کہ اس دوران چھوٹے گناہ کرلو۔ اللہ تعالیٰ معاف کردے گا۔ نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب ہے کہ بشری کمزوریوں کی وجہ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے تو نمازوں اور جمعوں میں باقاعدگی اور گناہوں کی معافی کی دعاؤں اور اپنے عہدوں کی وجہ سے کہ آئندہ یہ غلطی نہیں کروں گا اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعوں میں باقاعدگی رکھنے کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ جس نے متواتر تین جمعہ جان بوجھ کر چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کردیتا ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کا دل سیاہ ہوجاتا ہے۔ پس ہر ایک کو جمعہ کو جمعہ کی اس اہمیت کو سمجھنا چاہئے۔

آج رمضان کا آخری جمعہ ہے بعض لوگ اس اہمیت کی وجہ سے آئے ہوں گے کہ رمضان کا آخری جمعہ ہے اس لئے یہاں بڑی مسجد میں آکر پڑھ لو یا بعض دفعہ ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں آخری جمعہ ضرور پڑھنا ہے اس لئے پڑھ لو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ رمضان کے جمعہ پڑھ لو یا آخری جمعہ رمضان کا پڑھ لو تو ثواب ہوگا بلکہ ہر جمعہ کی اہمیت بتائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پس مؤمن کو یہ حکم ہے ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والے کو یہ حکم ہے کہ ہر جمعہ کی نماز کا خاص اہتمام کرو اور اپنی تجارتیں، اپنے کام، اپنے کاروبار چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم علم رکھتے ہو تو تمہیں پتا ہونا چاہئے کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اسی میں برکت ہے اسی سے تمہارے کاروباروں میں برکت پڑے گی۔ اگر ایمان حقیقی ہو تو کبھی انسان دنیاوی فائدے کی خاطر اپنے جمعوں کو قربان نہ کرے۔

جمعوں کے حوالے سے یہ بھی بتادوں کہ جمعہ مردوں پر فرض ہے اگر عورتیں آسکتی ہیں تو اچھی بات ہے زائد ثواب کمارہی ہیں آجائیں بیشک اور بعض دفعہ ماؤں کے آنے کی وجہ سے بچوں میں بھی جمعہ پڑھنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اہمیت پیدا ہوتی ہے لیکن بہر حال جمعہ پر مسجد میں آنا فرض اگر ہے تو صرف مردوں پر فرض ہے۔ اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بڑا واضح ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا ایسا حق ہے جو واجب ہے یعنی فرض ہے سوائے چار قسم کے افراد کے اور وہ ہیں غلام عورت بچہ اور مریض۔ جو ملازم پیشہ ہیں ان کو ان ملکوں میں اپنے مالکوں کو بتا کر کوشش کرنی چاہئے کہ جمعہ کے لئے جمعہ کے وقت رخصت لیں۔ بعض لوگوں نے کوشش کی اور انہیں اجازت مل بھی گئی اور اگر مجبوری ہو تو پھر قریب قریب جو احمدی ہوں تو تین چار اکٹھے ہو کر جمعہ پڑھ لیا کریں۔ ہاں عید پر آنا ہر ایک کیلئے ضروری ہے ہر عورت کیلئے مرد کیلئے بچے کیلئے۔

پس آج بڑی تعداد میں لوگ جمعہ کے لئے آئے ہوئے ہیں اس لئے میں اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ مرد اپنے جمعوں کی خاص طور پر حفاظت کریں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے درمیان ہونے والے گناہوں کی معافی کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک ہونے والے چھوٹے گناہوں کو بھی معاف فرمادیتا ہے لیکن یہ واضح ہونا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہوں سے معافی کے جو ذرائع بتائے ہیں وہ آپ ایک ترتیب سے بیان فرما رہے ہیں۔ پہلے نماز پھر جمعہ پھر رمضان۔ پس اس ترتیب سے یہ غلط فہمی دور ہو

جانی چاہئے کہ صرف سال کے بعد رمضان کی عبادتیں ہی گناہوں سے معافی کا ذریعہ ہیں بلکہ یہ ترتیب اس طرف توجہ دلا رہی ہے کہ نمازوں کی پانچ وقت روزانہ ادائیگی اپنے حصار میں لئے ہوئے ساتویں دن جمعہ میں داخل کر کے جمعہ کی برکات سے حصہ دلائے گی اور سال بھر کے جمعے رمضان میں داخل کرتے ہوئے رمضان المبارک کے فیض سے فیضیاب کریں گے۔ روزانہ کی پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گی کہ یہ تیرا بندہ تیرے خوف اور تیری محبت کی وجہ سے بڑے گناہوں سے بچتے ہوئے پانچ وقت تیرے حضور حاضر ہوتا رہا۔ ہر جمعہ عرض کرے گا کہ تیرا یہ بندہ سات دن اپنے آپ کو بڑے گناہوں سے بچاتے ہوئے جمعہ کے دن تیرے حضور حاضر ہوتا رہا۔ رمضان کہے گا کہ اے خدا! یہ بندہ رمضان کا حق ادا کرنے کے بعد گناہوں سے بچتے ہوئے اور نیکیاں بجالاتے ہوئے اس رمضان میں اس امید پر داخل ہوا کہ اپنی رحمت بخشش اور آگ سے بچانے کے عشروں سے تو اسے بھی فیضیاب کرے گا۔

تو اللہ تعالیٰ جو بڑا رحیم و کریم ہے ان سے فیضیاب کرتے ہوئے انسان کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے اور شیطان کے حملوں سے اسے بچاتا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس سوچ کے ساتھ اپنی نمازوں جمعوں اور اپنے روزوں کے حق ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے والے ہیں اور رمضان کے اس ماحول سے ہر لحاظ سے پاک ہو کر نکلنے والے ہیں۔ ایسی پاکیزگی جو ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنیوالا بناتی ہے۔

پھر رمضان میں خاص طور پر قرآن کریم پڑھنے سننے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ کوشش کرتے ہیں کہ کم از کم قرآن کریم کا ایک دور مکمل کر لیں کیونکہ یہ سنت بھی ہے لیکن ساتھ ہی اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ اور اہتمام اس طرف بھی توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ اب ہم نے روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کے کچھ نہ کچھ حصہ کی تلاوت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں نمازوں کے مختلف اوقات کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا یعنی فجر کی تلاوت کو بھی اہمیت دو یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔ پس قرآن کریم پڑھنا صرف خاص دنوں تک ہی مخصوص نہیں کیا گیا بلکہ نمازوں کے ساتھ اسے بیان کر کے اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ پھر تلاوت کے ساتھ اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے اس کا ترجمہ پڑھنے کی ضرورت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا بھی ہمیں پتا چلے اور اس زمانے میں تو خاص طور پر اسے باقاعدگی سے پڑھنے کی ضرورت ہے جب مسلمان کہلانے والے بھی اس کی تعلیم بھلا بیٹھے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ کون ہے جو آسمان پر عزت پانا نہ چاہتا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار ہمیں فرمایا کہ تم جو میری بیعت میں آئے ہو ہمیشہ عبادتوں کے ذریعہ بھی اور اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ بھی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے چلے جاؤ۔ آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ جب تک انسان پاک دل اور صدق و خلوص سے تمام ناجائز راستوں اور امیدوں کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالیٰ ہی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا اس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اسے ملے لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ ہی کے دروازے پر گرتا اور اس سے دعا کرتا ہے تو اس کی یہ حالت جاذب نصرت اور رحمت ہوتی ہے خدا تعالیٰ آسمان سے انسان کے دل کے کونوں میں جھانکتا ہے اور اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے منہ پر الٹا مارتا ہے اور اگر دیکھتا ہے کہ اس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض اور ظلمت سے پاک و صاف ہے تو اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اسے اپنے سائے میں لے کر اس کی پرورش کا خود ذمہ لیتا ہے۔

پس یہ ہے وہ معیار جو ہمیں مستقل حاصل کرتے چلے جانے کی کوشش کرنی چاہئے ہماری عبادتیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوں۔ رمضان کے بعد بھی ہم اپنی عبادتوں کے معیار قائم رکھنے والے ہوں تا کہ ہر لحہ اللہ تعالیٰ کے سائے میں رہتے ہوئے اس کی پرورش کے فیض سے فیض پاتے رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہ سے ڈرو خدا سے ڈرتے رہو تقویٰ اختیار کرو مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں

اوروہ دن کورات نہیں کرسکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہان میں بیخ کنی کرجاتی ہے۔تم ریا کاری کے ساتھ اپنے تئیں بچانہیں سکتے۔کیاتم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو۔پس تم سیدھے ہوجاؤ اور صاف ہوجاؤ اور پاک ہوجاؤ اور کھرے ہوجاؤ اور ایک ذرہ تیرگی تمہاری باقی ہے تو تمہاری ساری روشنی کو دور کردے گی۔اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریاء ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کرلیا کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔تم اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔فرماتے ہیں کہ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہوسکتا۔کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان سے تم پر خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ہوجاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔آپ فرماتے ہیں۔بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کرسکتا متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کرسکتا ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔خائن اس کا قرب حاصل نہیں کرسکتا اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔فرمایا تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔فرمایا نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو رمضان میں سے یہ عہد کرتے ہوئے نکلنا چاہئے کہ جو باتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں اور جو باتیں ہمیں کھول کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائیں ان کو ہم ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے ان کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں۔اگر ہم یہ کریں تبھی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے آپ کو رمضان میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق گزارنے کی کوشش کی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے محترمہ مشتاق زہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مرحوم آف ربوہ اور مکرم عبدو بکر صاحب آف مصر کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور ہر دو مرحومین کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 23rd June 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB